بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

گزشتہ مہینے سے ملک ایک ناخوشگوار بحث کا گہوارہ بنا ہوا ہے کہ آیا ائمہ حرمین کی اقتداء میں نماز ہوتی ہے یا نہیں ؟ بعض دوستوں نے بلاوجہ اس مسئلے کو اتنا طول دیا کہ مدتوں کے سوئے ہوئے فتنے پھر انگڑائی لینے لگے۔ اور خفتہ کدورتیں پھر بیدار ہونے لگیں۔

ہم نہیں جانتے کہ اس بحث کے پسِ پردہ کون سے عوامل کارفرما ہیں لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جو لوگ اس قسم کے مباحث کو اچھالتے اور فتنہ خیزی اور شر انگیزی کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف مسلمانوں کے دوست نہیں بلکہ اسلام سے بھی مخلص نہیں ——— اور نہ جانے ایسے لوگوں کو اس مشقِ ستم کے لئے سمندر پار جانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے جبکہ وہ یہ مشق اندرونِ ملک کے افراد پر بھی کرسکتے اور کرتے رہتے ہیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ جن کو نشانہ ستم بنایا جارہا ہے، وہ ایک غیر ملک کی ایسی سربرآوردہ شخصیتیں ہیں کہ جنہیں دنیا بھر کے مسلمان انتہائی عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں ——— پھر اسی پر بس نہیں بلکہ چیلنج دیئے جاتے، اعلان داغے جاتے اور اشتہار چھاپے جاتے ہیں کہ کوئی ہے جو ان کے ایمان کو اور اسلام کو ثابت کرے ——— اور کسے خبر کہ سوال کرنے والوں کا اپنا ایمان اور اسلام بھی ثابت ہے کہ نہیں ؟

ہم جہاں اس روش کو انتہائی مذموم اور قبیح سمجھتے ہیں وہاں ان لوگوں کی شدید مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مسجدِ نبوی کے امامِ محترم کو رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کی سطح پر رکھ کر گفتگو کرتے اور زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔

مختلف مکاتبِ فکر کا فقہی اختلاف اپنی جگہ، لیکن ایسی گفتگو نہ اسلامی ہے نہ اخلاقی اور نہ ہی شریفانہ، ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری ان مختصر گزارشات کو کافی سمجھتے ہوئے اس پر دردمندی سے غور کیا جائے گا اور اس قسم کی دشنام طرازی سے اجتناب برتا جائیگا۔